فہرس المراجع

(عربی)

۱- القرآن الکریم

۲- الخطیب التبریزی : مشکواة المصابیح (مشکواة شریف مترجم) لاہور : مکتبة رحمانیة ، الطبعة الثانیة ، بدون تاریخ -

۳- الدکتور احسان حقی : پاکستان ماضیها و حاضرها ، بیروت: دارالنفائس ، (الطبعة الاولی) ۱۳۹۳ھ/۱۹۷۳م

۴- الدکتور محمود محمد عبدالله المصری: اللغة العربیة فی پاکستان، اسلام آباد: وزارة التعلیم الفیدرالیة (الطبعة الاولیٰ) ۱۹۸۳م

۵- مسعود الندوی : تاریخ الدعوة الاسلامیة فی الهند ، بیروت : دارالعربیة ، ۱۳۷۰ھ

(اردو)

۶- ابوالحسنات ندوی : ہندوستان کی قدیم اسلامی درسگاہیں ، لاہور : مکتبہ خاور مسلم مسجد ، ملی پرنٹرز ، ۱۹۷۹ء

۷- جامعہ پنجاب لاہور : تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند ، دوسری جلد عربی ادب (طبع اول) ، مطبعة المکتبة العلمیة ، ۱۹۷۲ء

۸- دکتور زبید احمد : عربی ادبیات میں پاک و ہند کا حصہ ، (اردو ترجمہ - شاہد حسین رزاقی) لاہور، ادارہ ثقافت اسلامیہ، حمایت اسلام پریس، طبع اول ۱۹۷۳ء

۹- مجلہ تحقیق ، جامعہ پنجاب ، لاہور جلد ۶ شمارہ ۱ ، ۲ عدد مسلسل ۲۱ ، ۲۲ ، کلیہ علوم اسلامیہ و شرقیہ ، ۱۹۸۵ء

۱۰- مجلہ فجر ، شمارہ ۱۸ ، ربیع الاول ۱۴۰۵ء ، اسلام آباد ، رایزنی فرہنگی ، سفارت جمہوری اسلامی ایران -

۱۱- مجلہ وحدت اسلامی، اسلام آباد ، شمارہ ۱۱، ج - ۱ ، محرم ۱۴۰۳ھ ، سفارت جمہوری اسلامی ایران در پاکستان -

12. Hamid Algar : Islamic Revolution in Iran, (Edited by Kalim Siddiqui), London, Muslim Institute, 1980.

کسریٰ منہاس

ہوئی کے عدد

فن جمل میں ''ہوئی'' کے عدد دو طرح سے دیکھنے میں آئے ہیں۔ مؤرخین کی ایک جماعت ''ہوئی'' کو بغیر ہمزہ کے کتابت کرتی ہے اور اس کے عدد (۲۱) شمار کرتی ہے۔ ان کا قول ہے کہ ''ہوئی'' چونکہ ہوا کی تانیث ہے۔ اس میں الف کے بدل (ی) آئی ہے۔ لہذا ایک ہی (ی) کا محسوب ہونا مناسب ہے۔ وہ لفظ ''ہوئی'' میں (ہ، و اور ی) تینوں حروف کی ہستی کے قائل ہیں۔ مثال کے طور پر چند تاریخیں ملاحظہ ہوں۔

اسیر لکھنوی	ع	خواجۂ عالم ارواح ہوی جان وزیر	(۱۲۷۰)
امیر مینائی	ع	اقبال شاہ سے ہوی صحت وزیر کو	(۱۳۱۰)
جناب صفا	ع	واہ کیا خوب یہ تالیف ولا طبع ہوی	(۱۳۳۶)
لطافت لکھنوی	؎	حرف منقوط سے تاریخ لطافت نے لکھی	
		شمع خاموش ہوی مجمع پروانہ گیا	(۱۲۷۵)
جویا مراد آبادی	ع	اب صفائی ہوی حضور سے کہہ	(۱۲۸۹)
لسان الملک ریاض	ع	گل ہوی باد اجل سے شمع ایوانِ خلیل	(۱۲۳۰)

حضرت دل شاہ جہان پوری اپنے ایک مکتوب گرامی میں راقم الحروف کو تحریر فرماتے ہیں:

''شاعر ہر صنف میں آزاد ہے، مگر تاریخ گوئی میں مجبور۔ ایک عدد کی کمی بیشی سے کوشش رائگاں جاتی ہے۔ اس نقطۂ نظر سے بعض تاریخ گویوں نے کوئی مادۂ تاریخ نکالا اور اس میں لفظ ''ہوئی'' آ گیا تو انہوں نے اپنی ضرورت کے لحاظ سے عدد لے لیے۔ ہر رائے میں توجیہ ممکن ہے۔ جو لوگ ہوئی کا املا ''ہوئی'' لکھتے ہیں، وہ دو (ی) کے قائل ہو گئے کیونکہ ضرورت اعداد نے توجیہ کے ساتھ ان کا یہی مسلک قرار دے دیا۔ جو لوگ ہوئی میں ایک (ی) تسلیم کرتے ہیں وہ دو (ی) تسلیم نہیں کرتے۔ تاریخ گوئی میں اکثر اساتذہ کو مجبور دیکھا گیا ہے۔ اس اعتبار سے وہ مادۂ تاریخ ایک ٹکڑے میں پورا کرتے تھے۔ میرا ہر مادۂ تاریخ آپ ایک مکمل مصرع میں پائیں گے۔ میرا مسلک یہ ہے کہ لفظ ''ہوا'' میں (یا) نہیں۔ لہذا اس کو

تانیث کیا تو ہمزہ کے ساتھ دوسری (ی) کہاں سے پیدا ہو گئی۔ جب مذکر میں (یا) نہیں۔ مثلاً گیا میں بحالت تذکیر یا ہے، لہذا اس کو تانیث کی حالت میں (گئی) لکھ کر دو یا تسلیم کرنے کی ایک توجیہ ہے۔ میرے خواجہ تاش سید مختار احمد صاحب مختار بھی ہوئی میں بصورت املا ''ہوئی'' میں دو (ی) تسلیم کرتے ہیں۔ فنی اعتبار سے اختلاف آراء چلا آتا ہے اور چلا جائے گا۔ یہ کوئی عیب نہیں۔ ''ہوئی'' کے اعداد میں آپ امیر علیہ الرحمۃ کی تقلید کیجیے میں، بھی استاد اعلی اللہ مقامہ کا مقلد ہوں''۔

مذکورہ مصرع ہائے تاریخ اور اعتبار الملک حضرت دل شاہ جہان پوری کی رائے گرامی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ''ہوئی'' کے اکیس عدد محسوب ہونا چاہیے۔ ''ہوئی'' سے ''ہوئیں'' جمع کا صیغہ ہے اور اس کے اعداد بھی دو طرح سے شمار کیے جاتے ہیں۔ جو حضرات ہوئی میں ایک (ی) کے قائل ہیں وہ ''ہوئیں'' کا املا ایک ہی (ی) سے ''ہویں'' لکھتے ہیں اور اس کے عدد (۷۱) محسوب کرتے ہیں۔

امام الفن جلیل ؎

نیک دل خاتون کسریٰ تھیں جو آہ
دہر سے رخصت وہ معصومہ ہویں
سال ہے یہ ان کی رحلت کا جلیل
داخل فردوس مرحومہ ہویں

۱۳۵۵

دوسرا گروہ ''ہوئی'' میں دو (ی) کا قائل ہے۔ ان کا نقطۂ خیال دقیق ہے، کیونکہ ''ہوئی'' از روے رسم الخط دو (ی) ہیں۔ ایک شوشے کی صورت میں جو ہمزہ کی آواز دے رہی ہے اور دوسری دائرے کی شکل میں یاے معروف ساکن۔ ان کے نزدیک یہ استدلال کہ ہوا کا الف بدل کر (ی) ہو گیا ہے، لہذا ایک ہی (ی) شمار میں آنا چاہیے، خلاف اصول رسم الخط ہے۔ کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ ان لفظوں میں جن کے آخر میں الف یا واؤ (معروف خواہ مجہول) ہو جب یا معروف ساکن بڑھائی جائے گی۔ جیسے آ سے آئی، سو سے سوئی (جس میں واؤ مجہول ہے) سوئی بمعنی سوزن (جس میں واو معروف) ہے۔ اسی طرح کھوئی، روئی، دوئی، ہوئی سب الفاظ لکھے جائیں گے۔ ان میں پہلی (ی) جو متحرک ہے، یعنی مکسور اور ہمزہ کی آواز دے رہی ہے ''یاے وقایہ'' ہے۔ لہذا بلحاظ کتابت دونوں کے عدد لیے جائیں گے۔

رسم الخط نستعلیق نیز قواعد صرف کی رو سے جب دو (ی) لکھی جائیں تو ان کو "یی" کی شکل میں لکھنا چاہیے اور اسی لیے از روے قواعد فن تاریخ گوئی میں یہ لازم آئے گا کہ ان دونوں تحتانیوں کے عدد شمار کیے جائیں اور ہوئی کو (ہوی) لکھنا خلاف رسم الخط نستعلیق بھی ہے اور خلاف قواعد صرف بھی ، کیونکہ جو الفاظ الف یا واؤ پر ختم ہوں ان کے آخر میں جب یاے ساکن لگائی جائے گی تو مابین واؤ اور (ی) کے ایک شوشہ یاے وقایہ کا اضافہ کرنا ضروری ہوگا جو ہمزہ کی آواز دے گا ، جیسے ہو (صیغہ واحد حاضر امر معروف) ہے ۔ جب صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی مطلق بنائیں گے تو یاے ساکن تانیث اس کے آخر میں اضافہ کرنے کے لیے قبل اس (ی) کے ایک یاے وقایہ کا لانا ضروری ہوگا اور وہ (ی) ہمزہ کی آواز دیتی ہوگی ۔

شیخ اسماعیل پانی پتی نے ایک نئی دلیل "ہوئی" کی کتابت کے متعلق مرحمت فرمائی ہے، وہ لکھتے ہیں :

"ہونا مصدر سے ابتدائی زمانہ میں ہویا ماضی مطلق بنایا گیا تھا ۔ جیسے بویا ، رویا ، کھویا ، دھویا ، سویا وغیرہ آپ اب بھی دیکھتے ہیں ۔ مطلب یہ ہے کہ علامت مصدر 'نا' سے پہلے اگر وَ ہو تو ماضی مطلق بناتے وقت اس پر یا لگا دیتے ہیں ۔ ہونا پر بھی اسی طرح عمل ہوا اور ہوَیا بنایا گیا مگر یہ کانوں کو کچھ اچھا نہ لگتا تھا ۔ لہذا رفتہ رفتہ اس میں تغیر شروع ہوا اور (ی) اڑ گئی اور ہونا سے ہوا بولا جانے لگا ۔ جس کے مؤنث کا صیغہ لازماً ہوئی ہوا ۔ ہمزہ اس میں ضروری ہے اور شروع سے اسی طرح رسم الخط میں رائج ہو کر کتابت میں شامل ہوگیا ، جس کے بغیر لفظ غلط رہے گا ۔ اگر ہمزہ نہ لگایا جائے تو لوگ ہوَی ہوِی پڑھ لیں گے ۔ ہمزہ لگانے سے ہوئی کے سوا اور کچھ نہیں پڑھا جا سکتا"۔

لسان القوم حضرت مولانا صفی لکھنوی کی راے گرامی فنی و علمی نقطہ نظر سے بہت وقیع ہے ۔ فرماتے ہیں :

"ہوا ، چھوا ، مؤا ، یہ چند صیغے مصدر سے خلاف قاعدہ بنائے گئے ہیں ۔ مرنا سے مرا یا مؤا دونوں طرح صیغہ واحد غائب ماضی مطلق آیا ہے ۔ واؤ کے ساتھ بولنے میں ہمزہ کی آواز شامل کر دیتے ہیں ۔ صیغہ واحد مؤنث غائب میں الف یاے ساکن سے بدل جاتا ہے اور وہ ہمزہ کی آواز جو واؤ کے ساتھ شامل تھی ، یائے مکسور کی شکل میں واؤ اور یاے ساکن کے

درمیان آئے گی اور اسے یائے وقایہ کہتے ہیں۔ یعنی ایسی یا جو دو ساکنوں میں ربط پیدا کرنے کی غرض سے لائی جائے۔ قاعدہ قاعدہ ہے۔ خواہ عام ذہنیتیں اسے سمجھ سکیں یا نہ سمجھ سکیں۔ لہذا ''ہوئی'' میں بلاشبہ دو(ی) ہیں اور اس کے اکتیس عدد محسوب کرنا چاہیے۔''

دوسرے خط میں تحریر فرماتے ہیں :

'' ''ہوئی'' کے رسم الخط اور اعداد کے متعلق آپ میری رائے دریافت فرماتے ہیں۔ میری رائے میں رسم الخط ان کا دو تحتانیوں کے ساتھ ہونا چاہیے اور عدد اس لفظ کے (۳۱) شمار ہوں گے۔ ہوئی کو محض ایک تحتانی سے لکھنا اور اس کے (۲۱) عدد شمار کرنا میری رائے میں صحیح نہیں۔ فارسی الفاظ ہوں یا اردو اگر ان کے آخر الف یا (واؤ) ہو، تو جب یائے معروف ساکن کا اضافہ کیا جائے گا، (الف) یا (واؤ) اور اس ساکن کے ماقبل یائے متحرک (جسے اصطلاح میں یائے وقایہ کہتے ہیں) ضرور لگائی جائے گی اور یہ یا ایک شوشے کی شکل میں ہوگی اور ہمزہ مکسور کی آواز دے گی۔ جیسے آئی، پائی، نائی، کائی، بھائی وغیرہ یا بوئی، سوئی، کھوئی، ڈوئی وغیرہ۔ یہ اشباع تلفظ واؤ جیسے روئی، موئی، بوئی (بر وزن فعل) موئی، روئی، سوئی، موئی وغیرہ ان سب لفظوں میں دو تحتانیاں رسم الخط میں داخل ہیں۔ لہذا ہوئی کے لفظ نے کیا خطا کی ہے کہ اسے قاعدے کے خلاف لکھیں اور ایک تحتانی سے محروم کرکے اس کے اعداد جمل بھی کم کر دیں۔

ہونا مصدر ہے اور اس کا صیغہ امر واحد حاضر (ہو)، جب اس پر الف کا اضافہ کیجیے گا تو صیغہ واحد غائب مذکر ماضی مطلق بن جائے گا اور جب صیغہ واحد غائب مؤنث ماضی مطلق بنائیں گے تو الف علامت تذکیر یائے ساکن سے جو علامت تانیث ہے، بدل جائے گا اور اس یائے ساکن کے قبل ایک یائے متحرک مکسور دو ساکنوں میں ربط پیدا کرنے کی غرض سے (جیسے یائے وقایہ) کہتے ہیں بڑھا دیں گے۔ یہ یا شوشے کی شکل میں ہوتی ہے اور ہمزہ کی آواز دیتی ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ''ہوئی'' کو ''ہوی'' کس قاعدے سے لکھا جا سکتا ہے۔ البتہ خلاف رسم الخط لکھ کر چونکہ ایک تحتانی غائب ہو جائے گی (۲۱) عدد شمار ہوں گے۔ اس لیے کہ حساب جمل میں حروف مکتوبی شمار ہوتے ہیں۔ لیکن یہ کتابت خلاف رسم الخط اور بے قاعدہ ضرور سمجھی جائے گی۔ اس ''ہوئی'' کے متعلق تو پہلے بھی غالباً آپ کو لکھ چکا ہوں اور میری رائے میں دو تحتالیوں کے

ساتھ لکھنا چاہیے اور اس کے اعداد (۳۱) شمار ہوں گے۔''

حضرت نکہت سہسوانی برادر زادہ حضرت تسلیم سہسوانی مؤلف ملخص تسلیم کی رائے گرامی بھی ہوئی میں دو (ی) کے حق میں ہے ، فرماتے ہیں :

''کہ آواز کے استقرا اور ان میں تدبر سے بخوبی واضح ہوگا کہ اردو میں ایسے افعال ماضی کی تانیث جن کا حرف دوم علت ہو ، اس بنا پر کہ زبان قواعد کے ماتحت نہیں ۔ قواعد بعد میں بہ لحاظ اکثریت استعمال مرتب ہوتے ہیں ، بالکل خلاف قیاس ہے ۔ وہ الفاظ ماضی جن کا حرف دوم حرف علت ہو یا تو واؤ، ی ہو مگر یا یائی اگر پہلی صورت میں ہو تو یہ واؤ کتابت میں آئے گا ، مگر تلفظ میں اشمام کے ساتھ ضمہ حقیقیہ کی آواز پیدا کرکے حرکت دوم کے لیے اپنا قائم مقام ایک ہمزہ مفتوحہ کو بنا دے گا ۔ جیسا کہ ، ہوا ، توا ، چھوا کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ ان کا حرف دوم یعنی واؤ ، لکھا ، پڑھا ، سنا ، کہا ، وغیرہ کی طرح تحریک میں کوئی دخل نہیں رکھتا اور اس کی جگہ حرف آخر کو ساکن بنانے کے لیے ایک ہمزہ نے لے لی ۔ اس حالت میں جب ان افعال کی تانیث کی جائے گی تو یائے علامت تانیث سے پہلے ایک یا کا جو قائم مقام ہمزہ متحرک ہے اضافہ لازمی ہے ۔ اس لیے جو واؤ داخل کتابت ہے وہ تلفظ میں قبل ازیں ہمزہ سے بدل چکا ہے اور کتابت میں اب بھی موجود ہے ۔ اس صورت میں یہ خوبی ہے کہ کتابت موافق تلفظ ہوگی اور تلفظ مطابق کتابت ۔ اگر یہی الفاظ باشباع حرکت واؤ ، ہؤا ، مؤا ، توا ، چھوا ، ہوتے تو دوسرے افعال کی طرح ان کی تانیث بتحریک حرف دوم ہوی ، موی ، چھوی ایک یا سے ٹھیک تھی ۔ لیکن حقیقت حال چونکہ اس کے خلاف ہے ۔ اس لیے محققین ان افعال مؤنث کو ایک شوشہ لگا کر ہوئی ، توئی ، وغیرہ لکھتے ہیں ۔ یا ہوئی ، توئی کی شکل میں ، صرف ایک یا لکھنا املا کی غلطی ہے ۔

باقی رہی دوسری صورت جب حرف دوم یا ہو تو ایسے الفاظ کی تانیث میں ہمیشہ حرف ثالث حذف کر دیا جاتا ہے ۔ جیسے کیا ، لیا ، دیا کی تانیث کی، لی ، دی ہے ۔''

حضرت جوش ملسیانی نے ایک طویل خط میں ''ہوئی'' کے اعداد پر یوں اظہار خیال کیا ہے ۔

''ملخص تسلیم میں وہ سطور میں نے پڑھیں جن کا ذکر آپ نے اس خط میں

کیا ہے ۔ جناب تسلیم فی الواقع ''ہوئی'' میں دو یائے تحتانی تسلیم کرتے ہیں اور جو دلائل آپ نے لکھے ہیں وہ بھی گراں ہیں اس لیے میں آپ کے خیالات کی تائید کرتا ہوں ۔ ۔ ۔ آئی ، کھائی ، ہرجائی ، میں اگر کسی نے کسی جگہ ایک تحتانی شمار کی ہے تو بلا لحاظ شخصیت اسے نادرست کہنا پڑے گا اور یہ عذر قابل پذیرائی ہوگا کہ تقطیع میں تحتانی اعلان سے ہے یا تخفیف سے ۔ دوسری دلیل یہ بھی ہے کہ ہر ایک (ئی) دو یائے تحتانی ہوا کرتی ہے ۔ اس صورت میں ہوئی کی (ئی) میں دو تحتانی کیوں نہ شمار میں آئے؟ اس نکتہ پر زور دینا چاہیے کہ (ئی) کسی جگہ ایک تحتانی سے اور کسی جگہ دو تحتانی سے محسوب کی جائے تو ناواجب اور بے اصول ہے ۔''

مذکورہ آرا سے مترشح ہوتا ہے کہ ''ہوئی میں (ی) کا وجود بلاشک و شبہہ موجود ہے ۔

حضرت امیر لکھنوی کی یہ تاریخ :

خواجۂ عالم ارواح ہوی جان وزیر

جب طبع ہوئی تو اس پر ملخص تسلیم کے مؤلف حضرت تسلیم سہسوانی نے اسی زمانے میں اعتراض کر دیا تھا جو ملخص تسلیم کے صفحہ (۷۳) پر دیکھا جا سکتا ہے ۔ فرماتے ہیں :

''بوجہ نا آگہی تاریخ مظفر علی خان امیر لکھنوی در تباہی است کہ یک یائے ہوئی در مصرع تاریخ ترک کردند''

(حضرت امیر کے زمانے میں اکثر حضرات ہوئی کی کتابت ایک (ی) سے فرماتے تھے ۔ ہوئی میں دو (ی) بھی اس دور کے اساتذہ نے اپنی تاریخوں میں شمار کی ہیں) ۔

حضرت امیر مینائیؒ کے یہاں بھی ''ہوئی'' کے عدد ایک جگہ (۳۱) شمار ہوتے ہیں ۔ یہ مصرع تاریخ جناب سیماب اکبر آبادی نے راقم الحروف کو ایک ملاقات کے وقت عنایت فرمایا تھا اور کہا تھا کہ حضرت امیر مینائیؒ نے اس مصرع تاریخ میں :

اب ہوئی یونان کی ترکی تمام' (۱۲۹۲ھ)

میں ''ہوئی'' کے (۳۱) عدد شمار فرمائے ہیں ۔

حضرت ریاض خیر آبادی نے ''ہوئی'' کے (۲۱) عدد لیے ہیں ۔ لیکن ''ہوئیں'' میں دو (ی) شمار فرمائی ہیں :

ہوئیں زیب النسا اب زینت خلد (۱۳۳۶ھ)

اسی طرح ''آئیں'' میں لسان الملک مرحوم نے دو (ی) شمار کی ہیں :

پھول آئیں شاخ آرزو میں (۱۳۲۹ھ)

مندرجہ ذیل مادہ ہائے تاریخ میں بھی ''ہوئی'' کے (۳۱) عدد شمار ہوئے ہیں اور (ئی) کے بیس عدد ۔

لسان القوم صفی لکھنوی :

ہوئی ہے مسجد نو نادر الزماں تعمیر (۱۳۱۳ھ)

ولا حیدر آبادی : قیامت ہوئی ہائے مہدی کی شادی (۱۳۲۵ھ)

شاد پیرو میر لکھنوی :

گل ہوئی شمع مرثیہ گوئی (۱۲۹۲ھ)

جلال لکھنوی :

آج رشک جشن جم بزم طرب آ گیں ہوئی (۱۲۸۲ھ)

کمال لکھنوی :

گل ہوئی شمع خاندان انیس (۱۳۱۸ھ)

''ہوے'' کے اعداد کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ۔ سبھی مؤرخ اس کے (۲۱) عدد لیتے ہیں ۔

۱- ۱۸۷۵ء میں جب ٹرکی پر سلطان عبدالعزیز کی حکومت تھی ، بوسینا والوں نے بغاوت کی اور یورپ کی بعض طاقتوں نے باغیوں کے ساتھ عملی ہمدردی کا اظہار کیا ، جن میں سب سے پیش پیش یونان تھا ۔ سلطان نے اپنا لشکر جرار بھیج کر ان کو شکست فاش دی ۔ یہ تاریخ اسی فتح کی یادگار ہے ۔ ۱۸۷۵ء کی مطابقت ۱۲۹۲ ہجری سے ہوتی ہے ۔